

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ ○

فضائلِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رشحاتِ قلم

فاضل شہیر علامہ مولانا منصب علی صاحب صدر مدرس دار المبلغین شرقپور شریف

ناشر

صاحبزادہ میاں جلیل احمد شرقپوری

ملنے کا پتہ :- مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف

الانتساب

سراج الاسخیاء دستگیر بیکساں وارث مسلک مجدد الف ثانی

فخر المشائخ حضرت الحاج صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری

سجادہ نشین آستانہ عالیہ شیر ربانی

شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

"گر قبول افتد زہے عز و شرف"

حضرات اس پر فتن دور میں جبکہ ہر طرف الحاد و ارتداد رونما ہو رہا ہے اور ہر جانب لادینیت پھیلتی چلی جا رہی ہے اور دنیائے توحید آئے روز جدید فتنے کا شکار ہو رہی ہے۔ جس کی وجہ سے والدین کا احترام، استاد کا ادب، مرشد کی قدر، صحابہ کی عظمت، نبیؐ کی حرمت، قرآن مجید کا تقدس، اہل بیت کا ناموس دلوں سے اٹھتا جا رہا ہے۔ یہ صرف اور صرف مذہب برحق سے آوارگی کا ثمرہ ہے اور صحبت صالحین سے بیگانگی کا نتیجہ ہے۔ ایسے آڑے وقت میں میرے چند مخلص احباب نے ان چیزوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے مجھے فضائل عائشہ صدیقہ بنت صدیقؓ تحریر کرنے کے لئے بار بار فرمائش کی لیکن میں اپنی بے بضاعتی و کم علمی کو مدنظر رکھتا ہوا ان کو ہر بار مؤخر کرتا رہا۔ لیکن انہوں نے میرا تعاقب نہ چھوڑا۔ آخر میں نے اپنے پیر و مرشد فخر المشائخ صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب سجادہ نشین شیر ربانیؒ کی نگاہ کرم سے اور فیوض و برکات سے کوشش شروع کر دی۔

وما توفیقی الا باللہ

احقر العباد

منصب علی

صدر مدرس دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی من
کان نبیا وآدم بین الماء والطین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسہم وازواجہ
امھاتھم ۝

ترجمہ :۔ نبی مسلمانوں کا اقرب ہے۔ ان کی جانوں سے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔ (اسم و ولادت) آپ کا نام نامی اسم گرامی عائشہ تھا۔ اور صدیقہ اور حمیرا آپ کا لقب تھا۔ اور کنیت ام عبداللہ تھی۔ یہ حضرت عبداللہ آپ کی ہمشیرہ سیدہ حضرت اسماء کے فرزند تھے۔ جب عبداللہ پیدا ہوئے تھے۔ تو سید الانس والجان نے ان کی تحنیک فرمائی تھی۔ اور آب دہن ان کے منہ میں ڈال کر فرمایا اے عائشہ یہ عبداللہ ہے اور تو ام عبداللہ ہے۔ اور سیدہ صدیقہ رض کی والدہ ماجدہ کا نام ام رومان تھا اور سید صدیق اکبر رض کی نور چشم تھیں اور تیمی قبیلہ کی چشم وچراغ تھیں بعبثت نبوی کے چار سال بعد پیدا ہوئیں۔ (مدارج النبوت جلد دوم) افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابوبکر صدیق رض ابتداہی میں تاج اسلام اپنے سر مبارک پر آراستہ وپیراستہ کر چکے تھے اور گھر کے در و دیوار نور اسلام سے جگمگا رہے تھے۔ جب حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رض نے ہوش سنبھالا تو اپنے گرد وپیش آفتاب اسلام کی کرنیں اور شعاعیں پھیلتی ہوئی ملاحظہ فرمائیں اور کفر و شرک کی آواز سے بھی کان کبھی آشنا نہ ہوئے۔ حضرت صدیقۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نے اپنے والدین کو پہچانا تو انہیں اسلام کے زیور سے

آراستہ پایا جیسا کہ بخاری شریف کی روایت سے ثابت ہے۔

لم اعقل ابوی قط الا وھما یدینان الدین

بخاری شریف جلد اول میں ہے کہ میں نے کبھی اپنے والدین کو نہیں جانا مگر وہ دین حقہ کی پیروی کرتے تھے۔

سرکار سے نکاح

تمام ازواج مطہرات میں یہ خصوصیات آپ ہی پر ہے کہ سرکار کل تاجدار عرب وعجم مالک رقاب امم سے صرف آپ کا عقد عالم کمسنی میں ہوا۔ بخاری شریف میں آتا ہے۔ سیدنا حضرت ابن عباس نے سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ کو ارشاد فرمایا کہ نبی کریم علیہ والسلام نے تمہارے سوا کسی باکرہ کو نکاح میں نہیں لایا تھا۔

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تزوجھا وھی بنت ست سنین
وادخلت علیہ وھی بنت تسع ومکثت عندہ تسعا

ترجمہ :۔ بے شک نبی محترم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رض سے نکاح فرمایا جبکہ وہ چھ سال کی تھیں۔ ایک قول کے مطابق نو سال کی عمر میں آپ کی رخصتی ہوئی اور نو سال تک سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہیں (پھر آپ سرکار کا وصال مبارک ہوگیا)

رخصتی

نکاح کے بعد سید الانبیاء ہادی برحق تین سال تک مکہ مکرمہ میں ہی رہائش پذیر

ہے۔ بعثت کے تیرہویں سال آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرمائی تو اس طرح کہ صرف سیدنا ابوبکر الصدیق ؓ ساتھ تھے اور اہل و عیال کو مکہ معظمہ میں چھوڑ گئے تھے۔ مدینہ طیبہ میں جب اطمینان و آرام کے ساتھ متمکن ہو گئے تو والئی کائنات شاہِ کونین فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا حضرت زید بن حارث اور سیدنا ابو رافع کو دو اونٹ اور پانچسو درہم دے کر مکہ مکرمہ بھیجا تاکہ آپ کے اہل و عیال کو لے آئیں اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق ؓ نے بھی ساتھ ہی عبداللہ کو مکہ مکرمہ روانہ کیا تاکہ ان کی بیوی حضرت اُمِ رومان اور صاحبزادیوں حضرت اسماء اور حضرت عائشہ کو لے آئیں۔ چنانچہ یہ حضرات حضور علیہ السلام کی صاحبزادیاں سیدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سیدہ اُمِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سرکار کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اُمِ ایمن کو مدینہ منورہ لے آئے اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق ؓ کی بیوی سیدہ اُمِ رومان اور آپ کی صاحبزادیاں سیدہ حضرت اسماء اور سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ بھی مدینہ منورہ پہنچ گئیں۔ (سیرت حلبی)

مدینہ منورہ میں پہنچتے ہی سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بخار ہو گیا۔ اور وہ بھی اتنا سخت کہ سر مبارک کے بال تک جھڑ گئے۔ امام بخاری علیہ الرحمۃ حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی مکرم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے نکاح فرمایا جبکہ میں چھ سال کی تھی پھر ہم مدینہ منورہ آئے۔ پس بنی حارث، بنی خزرج کے مکان پر اترے تو مجھے بخار چڑھا۔ جس کی وجہ سے میرے سر کے سارے بال گر گئے۔ بعد ازیں جب آپ کو تندرستی و صحت کاملہ نصیب ہوئی تو آپ کی والدہ ماجدہ حضرت اُمِ رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ کی رسم عروسی ادا

کرنے کی فکر ہوئی۔ کیونکہ آپ نو برس کی ہو چکی تھیں۔ آپ اپنے گھر میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھیل رہی تھیں کہ یکایک آپ کے کان میں بلاوے کی آواز آئی اور یہ آواز حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ ماجدہ حضرت اُمِ رومان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تھی۔ آپ آواز پر لبیک کہتی ہوئیں اپنی والدہ ماجدہ مشفقہ کے پاس تشریف لے گئیں۔ تو انہوں نے آپ کو بٹھا کر ہاتھ منہ دھلایا اور بال سنوارے پھر انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک گھر کے دروازے پر کھڑا کر دیا۔ اس وقت مجھے سانس چڑھا ہوا تھا جب سانس اتر گیا تو میری والدہ مجھے اندر لے گئی۔ جہاں خواتین انصار منتظر بیٹھیں ہوئی تھیں۔ میرے داخل ہوتے ہی انہوں نے مبارک باد دی اور بوقت چاشت محبوب رب العالمین رحمۃ للعالمین خاتم النبیین تشریف لے آئے اور مجھے آپ کے سپرد کر دیا گیا۔ ان روایات سے معلوم ہوا کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح سرکار دو عالم سے چھ سال کی عمر میں ہوا اور رخصتی ان کی نو برس کی عمر میں ہوئی۔

عائشہ صدیقہ ہے خوش اختر
لختِ جگر ہے صدیق اکبر ؓ
زوجہ ہے وہ نبی اطہر
ان کا منکر ہے وہ ابتر
عائشہ صدیقہ ؓ ہے خوش اختر

بعد ازیں میں موزوں و مناسب سمجھتا ہوں کہ آپ کے قدرے سیرت مطہرہ واقعات و بیان کئے جائیں تاکہ دورِ حاضر کے مسلمان آپ کے زہد و تقویٰ عبادت و

ریاضت فقاہت و ذہانت علم و حیا جود و سخا شرافت و صداقت امانت و دیانتداری و دیگر اعمال حسنات سے آگاہ ہو سکیں۔ موجودہ دور کی مسلمان خواتین فیشن پرستی کو چھوڑ کر ان کی سیرتِ مطہرہ سے سبق حاصل کریں اور اپنی فانی زندگی کو پاکیزہ بنائیں۔ اور ان کی سیرتِ مطہرہ، طور و اطوار کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں۔

محبت محبوب رب العالمین

امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ بنتِ صدیق رض سے اور حضرت عائشہ صدیقہ محبوبہ محبوب رب العالمین کو ختم المرسلین شفیع المذنبین سے بہت محبت تھی۔ جس کی ترجمانی کرتی ہے۔ یہ حدیثِ پاک حضرت عمرو بن العاص غزوہ سلاسل سے جب واپس لوٹے تو انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ اَیُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَیْكَ قَالَ عائشہ فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا۔ بخاری شریف جلد اوّل

ترجمہ:- آپ کو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے۔ فرمایا عائشہ رض انہوں نے کہا مردوں میں فرمایا ان کا باپ ابوبکر رض۔ امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رض نے اپنی پیاری جگر دل بند ام المومنین حضرت سیدہ حفصہ سے فرمایا۔ یَا بُنَیَّۃُ لَا تَغُرَّنَّكِ هٰذِهِ الَّتِیْ اَعْجَبَهَا حُسْنُهَا حُبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِیَّاهَا یُرِیْدُ عَائِشَةَ

(بخاری جلد ۲)

ترجمہ:- اے بیٹی عائشہ رض کی ریس نہ کیا کرو۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ حسن جمال عطا فرمایا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ ہے۔

حضرت عمر فاروق رض نے جب مسلمانوں کے وظیفے مقرر کئے تھے تو آپ نے دیگر ازواجِ مطہرات کے دس دس ہزار اور حضرت عائشہ رض کے بارہ ہزار مقرر فرمائے وَزَادَ عَائِشَةَ اَلْفَیْنِ وَقَالَ اِنَّمَا حَبِیْبَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

حضرت عائشہ رض کے دو ہزار زیادہ کئے اور فرمایا یہ اس لئے کہ وہ رسول اللہ کی حبیبہ ہیں۔ ان تینوں حدیثوں سے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ واقعہ ہی حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رض محبوبہ محبوب رب العالمین ہیں فضیلت سیدہ عائشہ پر ایک اور حدیث شریف سماعت فرمائیے جو کہ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رض کے محبوبہ محبوب رب العالمین ہونے پر دال ہے۔ صحابی رسول مقبول سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرماتے ہیں کہ ایک فارسی مالکِ رقابِ اُمم تاجدار عرب و عجم نور مجسم شفیع معظم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمسایہ تھا۔ اس نے آپ سرکار کو دعوت طعام دی۔ فَقَالَ وَهٰذِهِ لِعَائِشَةَ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تو اس فارسی نے جواباً کہا نہیں آپ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے ساتھ عائشہ نہیں ہے تو پھر میں قبول نہیں کرتا وہ چلا گیا۔ جب وہ پھر دوبارہ حاضرِ خدمت ہوا تو پھر مذکورہ سوال و جواب ہوا بعد ازیں تیسری مرتبہ پھر حاضر بارگاہ رسالتِ مآب ہوا تو آپ نے پھر بھی یہی فرمایا کہ میرے ساتھ عائشہ بھی ہو گی۔ اس نے کہا نَعَمْ یعنی جی ہاں پھر آپ اور حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق رض اس کے گھر گئے۔ (مسلم شریف جلد دوم) ——— حکمت آپ کے اکیلے دعوتِ طعام قبول نہ کرنے کی ایک وجہ شارحین، حدیث و علمائے محققین یہ بیان فرماتے ہیں کہ اس روز گھر میں فاقہ تھا۔ اس لئے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کہتی کہ ہم تین تین دن تک اپنے گھر آگ جلتی نہیں دیکھی تھی۔ یعنی فاقہ کا عالم ہوتا تھا۔ اس تشریح و توضیح سے کوئی شخص اس غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائے کہ سرکار رسالتِ مآب صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس کچھ نہ تھا ہرگز ہرگز یہ بات نہیں بلکہ یہ آپ کا فقر اختیاری تھا۔ دوسری طرف آپ یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ لو شئت لسارت معی جبال الذھب تو پھر آپ کے گھر فاقہ کا ہونا کیا تھا۔ وہ ہمارے لئے درس عظیم تھا اور ہمارے واسطے اہم ترین سبق تھا وہ یہ تھا کہ اے میرے کلمہ پڑھنے والو پیارے امتیو اگر کسی وقت فاقہ کی نوبت بھی آجائے تو صبر و رضا کا دامن ہرگز ہرگز نہ چھوڑنا بلکہ ہر حالت میں خواہ فاقہ کی ہو یا سیری کی شکر ایزدی بجالانا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ ولئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ یعنی جو شخص میری دی ہوئی نعمتوں پر شکر کرتا ہے۔ میں اس کو اور نعمتوں سے نوازتا ہوں۔ اور جو انکار کرتا ہے۔ اس کے لئے میرا عذاب بہت سخت ہے (وصل) تو آپ سرکار کے انس و محبت اور لطف و شفقت سے بعید تھا کہ گھر میں بیوی کو بھوکا چھوڑ کر اکیلے کھانا تناول فرمائیں۔ اس حدیث پاک سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ سیدہ زہرا کے والد پاک اور حسنین کے نانا پاک اور اللہ کے پیارے رسول فخر سادات، والی کائنات کو حضرت عائشہ صدیقہ رض سے کس قدر محبت و الفت تھی کہ وہ بار بار اصرار کر رہا ہے۔ لیکن آپ برابر انکار فرما رہے ہیں

وجہ کیا تھی

عدم قبولیت دعوت کی عائشہ صدیقہ رض کا ساتھ نہ ہونا اگر اس کے بعد بھی کوئی شخص عائشہ صدیقہ رض سے کملی والے کی محبت کا انکار کرے تو

(بریں عقل و دانش بباید گریست)

اسی سلسلہ میں بانی دو قومی نظریہ اور نقشبندیوں کے مقتدا اور مسلمانوں کے روحانی رہنما عاشق یزدانی قندیل نورانی مقتدائے ارباب معانی امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رح اپنے مکتوبات شریف میں ارشاد فرماتے ہیں۔ جس میں سیدہ ام المومنین کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے کہ پہلے فقیر کا یہ طریق کار تھا کہ اگر کوئی کھانا پکاتا تو اس کا ثواب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت علی المرتضیٰ مشکل کشا شیر خدا سید الاولیاء حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ عابدہ شاکرہ صابرہ رض فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا و حضرت حسنین طیبین طاہرین کی ارواح مطہرہ کے لئے ہی خاص کرتا تھا اور ازواج مطہرات کا نام تک ذکر نہیں کرتا تھا۔

شبے در خواب می بیند کہ آں سرور حاضر است علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام فقیر برایشاں عرض سلام می کند متوجہ فقیر نمی شوند و رو بجانب دیگر دارند دریں اثنا بر فقیر فرمودند کہ من طعام در خانہ عائشہ رض میخورم ہر کہ مرا طعام فرستد بخانہ عائشہ فرستد ایں زماں فقیر دریافت کہ سبب عدم توجہ شریف ایشاں آں بودہ فقیر حضرت عائشہ صدیقہ رض را در طعام شریک نہ می ساخت بعد ازاں حضرت صدیقہ صدیقہ رض را بلکہ سائر ازواج مطہرات را کہ ہمہ اہلبیت اند شریک می ساخت، و بجمیع توسل می نمود۔

ترجمہ ایک رات خواب میں دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں فقیر نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا تو آپ سرکار فقیر کی طرف متوجہ نہ ہوئے اور چہرہ انور دوسری جانب پھیر لیا اور فقیر سے فرمایا کہ میں (عائشہ صدیقہ رض) کے گھر کھانا کھاتا ہوں۔ جس کسی نے مجھے کھانا بھیجنا ہو۔ وہ حضرت عائشہ کے گھر بھیجا کرے اس وقت معلوم ہوا کہ آپ کے توجہ نہ فرمانے کا سبب یہ تھا کہ فقیر حضرت عائشہ صدیقہ رض کو شریک طعام نہ کرتا تھا۔ بعد ازیں فقیر حضرت عائشہ صدیقہ رض بلکہ تمام ازواج مطہرات

کو حتیٰ کہ سب اہلبیت شریک کیا کرتا تھا اور تمام اہل بیت کو اپنے لئے وسیلہ بناتا تھا۔ بحوالہ مکتوبات شریف حصہ ششم

بے اجازت ان کے گھر میں جبرائیل آتے نہیں
قدر والے جانتے ہیں قدر و شان اہل بیت

اس مکتوب سے ثابت ہوا کہ وہ کلام وطعام بالکل بارگاہ رسالت میں مقبول و منظور نہیں ہوتا۔ جس میں حضرت سیدہ صدیقہؓ کو شامل نہ کیا جائے۔

(فاعتبروا یا اولی الابصار) دوسری یہ عقدہ کشائی ہوئی کہ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہما تناول ماحضر پر ختم اور انبیاء و صلحاءؒ کے وسیلہ کے قائل تھے۔ ہوتے بھی کیوں نہ جن کا یہ عقیدہ ایمان تھا کہ من خدارا ازاں می پرستم کہ او رب محمد است کہ میں خدا کو خدا اس لئے نہیں مانتا کہ وہ خالق السموات والارضین ہے یا اس لئے نہیں کہ وہ ہر شے کا روزی رساں ہے ہرگز ہرگز نہیں بلکہ میں تو خدا کو اس لئے خدا مانتا ہوں کہ وہ میرے احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا رب ہے۔

(فضیلت وعظمت) جب منافقین نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی عزت و ناموس پر ناپاک حملہ کیا اور ان پر تہمت لگائی تو سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کبار سے فرمایا کہ اس کی طرف سے میرے پاس کون معذرت پیش کر سکتا ہے۔ امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کیا یارسول اللہ منافقین یقیناً جھوٹے ہیں اور ام المومنین یقیناً پاک و صاف ہیں۔ پروردگار عالم نے آپ کے جسد اطہر کو مکھی کے بیٹھنے سے مامون و محفوظ رکھا ہے کہ وہ تعفن و رجس پر بیٹھتی ہے۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ آپ کو بدعورت کی صحبت سے محفوظ نہ رکھے۔

بعد ازیں اپنے عقیدہ و ایمان کا اظہار کرتے ہوئے یوں حضرت عثمان بن عفان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا سایہ زمین پر پڑنے نہیں دیا تاکہ اس پر کسی کا قدم نہ پڑے تو جو پروردگار آپ کے سایہ کو محفوظ رکھتا ہے کس طرح ممکن ہے کہ وہ آپ کے اہل بیت کو محفوظ نہ رکھے بعد ازیں باترتیب حضرت علی مرتضیٰؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک جوں کا خون لگنے سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو نعلین اتار دینے کا حکم دیا تو جو پروردگار آپ کی نعلین شریف کی اتنی سی آلودگی کو پسند نہیں فرماتا تو یہ بات بعید ہے کہ آپ کے اہل کی آلودگی پسند فرمائے۔ (مدارج النبوۃ)۔ ثقہ صحابہ کبار نے جب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی ذات کے بارے بوقلموں طہارت وعفت لطافت و وجاہت، لیاقت وعظمت و شرافت، عقیدت کے پھول برسائے تو بعد ازیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا

(ترجمہ) قسم اللہ کی میں جانتا ہوں میری بیوی نیک ہی ہے۔

وَاللّٰہِ مَا عَلِمْتُ عَلٰی اَھْلِی اِلَّا خَیْرًا

(بخاری شریف)

اللہ کی قسم نہیں جانتا ہوں اپنے اہل پر مگر بھلائی کو

سوال۔ اگر آپ کو اپنے اہل کے متعلق علم تھا تو آپ نے ابتداً کیوں نہ ظاہر کر دیا۔

(الجواب ھو الصواب) چونکہ قاضی فیصلہ اپنے علم کی بنا پر نہیں کرتا۔ بلکہ

گواہوں کی گواہیوں پر کرتا ہے۔ اس لئے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے باقاعدہ غایۃ التحقیق کی اور گواہیاں لیں صرف یہ ہی نہیں کملی والے نے فیصلہ فرمادیا۔ بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے ان کی پاکدامنی وعفت کی شہادت دی اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عائشہ صدیقہ کا مقام نہایت بلند وبالا ہے۔ کیونکہ جب نبی اللہ حضرت یوسف علیہ السلام پر تہمت لگی تھی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک بچے سے ان کی پاکدامنی کی شہادت دلوائی اور حضرت مریمؑ پر تہمت لگی تھی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے عالم طفولیت میں شہادت دلوائی۔ حضرت جریج عابد وساجد پر تہمت لگی تو اللہ تعالیٰ نے گلہ بان کے چند دن کے بچّے سے شہادت دلوائی حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگی تو ایک چھوٹے سے پتھر کے ٹکڑے سے ان کی برأت کروائی۔ لیکن جب صدیقہ زوجہ رسول مقبول والدہ فاطمۃ الزہرا نانی سید الشہداء کی باری آئی تو خود خالق ارض و سما نے سورہ نور کے ذریعہ ان کی برات کا اظہار کیا تاکہ تاقیامت ائمہ مصلّوں پر علماء محرابوں میں اور خطباء منبروں پر اور مقررین اسٹیجوں پر اور پیران عظام درگاہوں پر اور مدرسین درس گاہوں میں حتیٰ کہ تمام قاری قرآن ان کی طہارت ونفاست کے خطبے پڑھتے رہیں۔ تو پھر ہم کیوں نہ کہیں۔

عائشہ صدیقہؓ سب کی مائی
اللہ نے ان کی شان دکھائی
قائل ہے اس کی ساری خدائی
سورہ نور ہے اس کی گواہی

اب بھی ان سے کرے رسائی
عائشہ صدیقہؓ سب کی مائی

تحدیث نعمت

حضرت عائشہ صدیقہؓ بعض ایسی خصوصیات کی مالک تھیں۔ جو حضور علیہ السلام کی دیگر موجودہ بیویوں میں سے کسی کو حاصل نہ تھیں۔ ایک موقعہ پر خود حضرت عائشہ صدیقہؓ نے اپنی ان خصوصیات کا ان الفاظ میں ذکر فرمایا تھا کہ دس باتیں مجھ میں ایسی ہیں۔ جن کے سبب مجھ کو دوسری ازواج پر ترجیح حاصل ہے اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ میرے سوا حضور علیہ السلام کے نکاح میں کوئی باکرہ عورت نہیں آئی۔

۲۔ میرے والدین مہاجرین میں سے ہیں۔

۳۔ خداوند تعالیٰ نے آسمان سے میری برات نازل فرمائی۔

۴۔ فرشتہ میری صورت لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔

۵۔ جب میں اور آپ ایک ہی بستر پر ہوتے تب بھی وحی آتی۔

۶۔ جس وقت حضور علیہ السلام کی پاک روح نے عالم قدس کی طرف پرواز کی اس وقت آپ سرکار کا سر مبارک میری گود میں تھا۔

۷۔ میں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ایک برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

۸۔ میں نے یعنی (عائشہؓ) جبرائیل کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور میرے سوا آپ کی کسی اور بیوی نے ان کو نہیں دیکھا۔

۹۔ میں آپ کو سب سے زیادہ پیاری تھی۔

۱۰۔ کہ آپ کا وصال مبارک اس رات ہوا جو میری باری کی رات تھی اور آپ میرے گھر میں ہی دفن ہوئے۔

یہ تھے دس انعامات واکرامات جن کی وجہ سے پروردگار عالم نے آپ کو بہت بڑا درجہ و مرتبہ عطا فرمایا تھا اور اپنے محبوب کی محبوبیت سے نوازا تھا۔ مگر باوجود اس کے آپ کی عاجزی وانکساری کا یہ عالم تھا کہ جب کوئی آپ کی منہ پر تعریف کرتا تو آپ اس کو ناپسند فرماتیں تھیں۔ اور اپنی تعریف سن کر یہ الفاظ کہتی تھیں کاش کہ میں جنگل کی جڑی بوٹی ہوتی کاش کہ میں پتھر ہوتی۔ (ابن سعد)

رسول پاکؐ سے عقیدت

حضرت عائشہ صدیقہ کہتی ہیں کہ حضور علیہ السلام مسواک کرتے اور پھر مجھ کو دھونے کے لئے عطا فرمادیتے میں دھونے سے قبل اس مسواک سے خود مسواک کرتی اور پھر اس کو دھو کر حضور علیہ السلام کو دے دیتی۔ (ابو داؤد)

(سیدہ ام المومنین کی شان میں گستاخی کرنے اور خوشی سے سننے والوں کا انجام)

علامہ حضوری شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض نے کہا میں نے ایک آدمی کو حضرت عائشہ صدیقہؓ کی برائی بیان کرتے ہوئے سنا تو میں نے اس کو نہ روکا۔ فرأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال لا تنکر من سب زوجی پس دیکھا میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں آپ نے فرمایا جو شخص میری

بیوی کو برا کہتا ہے تو اس کو کیوں نہیں روکتا میں نے عرض کیا۔ یارسول ما قدرت میں روکنے پر قادر نہیں ہوں۔ فقال کذبت فرمایا کو جھوٹ بولتا ہے۔

وادا مالی عینی باسبابۃ والوسطی فاستیقظ وھو اعمی

اور میری آنکھوں کی طرف انگشت شہادت اور درمیان انگلی سے اشارہ کیا۔ پس میں جاگا تو میں اندھا تھا۔ (نزہت المجالس جلد دوم)

سخاوت

سیدنا حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے ستر ہزار درہم راہ خدا میں صدقہ وخیرات کئے حالانکہ آپ کی قمیص مبارک پر پیوند لگے ہوئے تھے۔

ایک دفعہ سیدنا عبداللہ بن زبیر نے آپ کی خدمت اقدس میں ایک لاکھ درہم بھیجے آپ نے اسی روز ایک لاکھ کے لاکھ سب کے سب اقربا فقرا یتامیٰ میں تقسیم فرما دیئے اور اپنے لئے ایک درہم بھی نہ رکھا اتفاقاً اسی روز آپ کا روزہ تھا۔ کنیز نے عرض کیا۔ افطاری کے لئے کچھ بھی نہیں ہے اگر کچھ درہم رکھ چھوڑتیں تو روٹی ہی خرید لیتیں۔ فرمایا یہ بات یاد ہی نہ آئی اگر یاد آتی تو کچھ رکھ چھوڑتی۔

(مدارج النبوت جلد دوم)

ایک روز جبکہ آپ کا روزہ تھا تو کسی مسکین نے آپ سے سوال کیا آپ کے گھر میں صرف ایک ہی روٹی تھی۔ کنیز کو حکم فرمایا کہ سائل کو وہ روٹی دے دو۔ افطاری کے لئے دیکھا جائے گا۔ کنیز نے وہ روٹی سائل کو دے دی جب شام

کا وقت آیا تو کسی نے بکری کا گوشت بھیج دیا آپ نے اپنی کنیز کو بلایا اور فرمایا یہ گوشت کھا لو کیا یہ اس روٹی سے بہتر نہیں ہے۔

حضرت اُم ذرہؓ فرماتی ہیں کہ کسی نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی خدمت اقدس میں دو تھیلیاں بھیجیں جن میں ایک لاکھ درہم تھے آپؓ نے ان کو ایک طباق میں رکھ لیا اور آپ اس دن روزے سے تھیں پس آپ نے ان کو تقسیم کرنا شروع کر دیا چنانچہ شام کے وقت آپ کے پاس ان درہموں میں ایک بھی نہ تھا و دیں اثنا فرمایا میرے لیے افطاری لاؤ چنانچہ میں روٹی اور زیتون لے کر گئی اور عرض کی کہ آپ ان درہموں سے تھوڑا سا گوشت افطاری کے لئے نہیں منگوا سکتی تھیں۔ فرمایا اب کچھ نہ کہو اگر اس وقت یاد دلاتی تو میں ضرور منگوا لیتی۔

(حلیۃ الاولیاء جلد دوم)

حضرت عبد الرحمن بن قاسم فرماتے ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس ایک ٹوکری انگوروں کی آئی چنانچہ لونڈی نے آپ سے چھپا کر ان انگوروں میں سے کچھ الگ رکھ لئے آپ نے وہ سب کے سب لوگوں میں اسی وقت تقسیم فرما دیئے رات کے وقت آپ کی لونڈی نے وہ بچے ہوئے انگور آپ کے آگے رکھ دیئے آپ نے ارشاد فرمایا یہ کیا لونڈی نے مؤدبانہ طور پر عرض کیا کہ میں نے آپکو بتائے بغیر ان میں سے کچھ الگ رکھ لئے تھے

فرمایا واللہ لا آکل منہ شیئا اللہ کی قسم میں ان میں سے ایک دانہ بھی نہیں کھاؤں گی۔

آپ کا علم

حضرت ابو موسیٰ اشعری فرماتے ہیں۔ مَا اُشْكِلَ عَلَيْنَا اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْث قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَة اِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا :

(ترمذی شریف)

ترجمہ :- ہم اصحاب محمد اللہ علیہ وسلم پر کبھی کوئی ایسی مشکل بات پیش نہیں آئی۔ جس کو ہم نے حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا ہو مگر ان کے پاس اس کا علم نہ پایا ہو اور سنیئے حضرت امام زہریؒ جو تابعین کے پیشوا و امام تھے۔ جنہوں نے بڑے بڑے صحابہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنے کا شرف حاصل کیا اور ان کی آغوش میں تعلیم و تربیت پائی تھی۔ وہ فرماتے ہیں۔ كَانَتْ عَائِشَة اَعْلَمُ النَّاسِ يَسْئَلُهَا اِلَّا كَابِرُ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ابن سعد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ علم والی تھیں۔ بڑے بڑے صحابہ عظام ان سے علمی باتیں پوچھا کرتے تھے۔ ایک اور جگہ پر یہی امام زہری فرماتے ہیں کہ اگر تمام لوگوں اور ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم ایک جگہ جمع کیا جاتا تو حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا علم شریف ان سب سے بڑھ جاتا۔

آپ کی وفات

آپ کی وفات ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ میں نماز وتر کے بعد رات کے وقت ہوئی آپ نے وصیت فرمائی تھی کہ مجھے رات ہی کو دفن کر دینا صبح کا انتظار نہ کرنا آپ کے جنازے میں اتنا ہجوم تھا کہ اہل مدینہ فرماتے ہیں کہ اس سے قبل

رات کے وقت اتنا مجمع کبھی نہیں دیکھا گیا۔ نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پڑھائی۔ جب جنت البقیع میں آپ کو دفن کیا گیا تو عورتوں اور مردوں کا اس قدر اژدہام تھا۔ کہ گویا روزِ عید کا ہجوم ہے لوگ زار و قطار روتے تھے گویا قیامت برپا تھی۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھ کر فرمایا کہ عائشہ کے لئے جنت واجب ہے۔ اس لئے کہ وہ حضور علیہ السلام کو سب سے زیادہ پیاری تھیں۔

(رضی اللہ تعالیٰ عنہا)

منصب علی الخطیب جامع مسجد خان بہادر محلہ حکیم گڑھی
شرقپور شریف

المکہ پریس [illegible]